

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبانی خارجی دہشت گردوں کی نشانیاں

(مناظر اسلام مفتی ابو حنیفہ محمد کاشف اقبال مدنی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی اونچی پیشانی گھنی داڑھی سر منڈا ہوا اونچا تہ بند باندھے ہوئے تھا پس کہنے لگا یا محمد ﷺ خدا سے ڈریں اور انصاف کریں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو ہلاک ہو کیا میں تمام اہل زمین میں سے زیادہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں ہوں؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو نمازیں بہت پڑھیں گے۔ روزے بہت رکھیں گے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے اپنی زبان کو تر رکھیں گے۔ لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ حدیث کا دعویٰ کریں گے۔ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ اگر میں ان کو (ظاہری طور پر) پاؤں تو میں ان کو قوم شمود کی طرح قتل کر دوں۔ یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ ان کی خاص علامت سر منڈا ہوا ہوگا۔ وہ ساری مخلوق سے بُرے لوگ ہوں گے۔ وہ لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے۔ لیکن خود ان کا کتاب اللہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ (ملخصاً)

(راوی اور الفاظ کے اختلاف کے ساتھ یہ روایت مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے۔)

(صحیح بخاری ج: ۱، ص: ۲۰۱، ج: ۱، ص: ۵۰۹، ج: ۲، ص: ۶۲۴، ج: ۲، ص: ۹۱۰، ج: ۲، ص: ۷۵۶، ج: ۲، ص: ۱۰۲۴، ج: ۲، ص: ۱۱۰۵، صحیح مسلم ج: ۱، ص: ۳۴۰، سنن نسائی، ج: ۱، ص: ۲۷۷، ج: ۲، ص: ۱۵۵، سنن ابوداؤد، ج: ۲، ص: ۳۰۰، سنن ابن ماجہ، ص: ۱۶، مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۳۰۸، ص: ۵۳۵، جامع ترمذی، ج: ۲، ص: ۴۲، سنن کبریٰ للنسائی، ج: ۵، ص: ۱۵۹، مسند امام احمد، ج: ۳، ص: ۴، ج: ۳، ص: ۶۵، ج: ۳، ص: ۶۸، ج: ۳، ص: ۷۳، ج: ۳، ص: ۳۵۴، ج: ۴، ص: ۴۲۱، سنن کبریٰ بیہقی، ج: ۶، ص: ۳۳۹، ج: ۷، ص: ۱۷۱، مصنف عبدالرزاق، ج: ۱۰، ص: ۱۲۶، ج: ۱۰، ص: ۱۵۶، صحیح ابن خزیمہ، ج: ۴، ص: ۷۱، سنن سعید بن منصور، ج: ۲، ص: ۳۷۳، صحیح ابن حبان، ج: ۱، ص: ۱۸۶، ج: ۹، ص: ۲۶۱، مسند ابی یعلیٰ، ج: ۲، ص: ۷، ج: ۲، ص: ۵۶، المنشی لا بن الجارود، ص: ۳۶۳، مستدرک للحاکم، ج: ۲، ص: ۹-۲۶۸، المسند المستخرج لابن تقسیم، ج: ۳، ص: ۱۲۸، حلیۃ الاولیاء، ج: ۵، ص: ۸۳-۸۴، مسند البزار، ج: ۹، ص: ۲۹۴، ج: ۹، ص: ۳۰۵، المنجم الاوسط للطبرانی، ج: ۹، ص: ۳۵، فتح الباری، ج: ۹، ص: ۱۳۰، الادب المفرد للبخاری، ص: ۱۱۵، الدبیان للسیوطی، ج: ۳، ص: ۱۶۰، مصنف ابن ابی شیبہ، ج: ۸، ص: ۱۲۴، کنز العمال، ج: ۱۱، ص: ۱۳۷، تذکرۃ الحفاظ للقیروانی، ج: ۳، ص: ۱۱۰۱، المعجم الکبیر للطبرانی، ج: ۵، ص: ۲۰۔)

اس روایت کو خود وہابیہ کے امام ابن تیمیہ نے بھی نقل کیا ہے۔ (الصارم المسلول، ص: ۲۲۱، طبع بیروت۔)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت عطا فرما۔ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ عرض کیا گیا کہ ہمارے نجد کے لیے دعا فرمائیے آپ ﷺ نے پھر وہی دعا فرمائی۔ پھر وہی عرض کیا گیا مگر پھر آپ ﷺ نے وہی دعا فرمائی تیسری مرتبہ عرض کرنے پر ارشاد فرمایا۔ وہاں (نجد) میں زلزلے اور فتنے ہوں گے۔

شیطان کا سینگ (جماعت) وہیں سے نکلے گا۔

(صحیح بخاری، ج: ۱، ص: ۱۴۱، ج: ۲، ص: ۱۰۵۱، جامع ترمذی، ج: ۲، ص: ۲۳۶، مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۵۸۲، مسند امام احمد، ج: ۲، ص: ۱۱۹، صحیح ابن

حبان، ج: ۱۰، ص: ۲۰۵، المعجم الکبیر للطبرانی، ج: ۱۲، ص: ۲۹۳، اسنن الوارده للفتن، ج: ۱، ص: ۲۵۱، الترغیب والترہیب للمذری، ج: ۴، ص: ۲۹)۔

۳۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر ایک ایسے شخص کا خوف ہے وہ قرآن پڑھے گا۔ حتیٰ کہ اس کے چہرے پر اس کی رونق بھی دیکھی جائے گی۔ جب تک خدا چاہے۔ اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرے گا۔ پھر وہ اس قرآن کو پس پشت کر کے اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر حملہ آور ہوگا اور شرک کا فتویٰ لگائے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ ان دونوں میں شرک کے قریب کون ہوگا۔ (مشرک کون ہوگا)۔ فرمایا کہ شرک کا فتویٰ لگانے والا (خود مشرک ہوگا)۔

(صحیح ابن حبان، ج: ۱، ص: ۲۲۸، مسند البزار، ج: ۷، ص: ۲۴۰، تاریخ کبیر للبخاری، ج: ۴، ص: ۳۰۱، کتاب المعرفة والتاریخ للفسوی، ج: ۲، ص: ۳۵۸، مجمع الزوائد، ج: ۱، ص: ۱۸۸، المعجم الکبیر للطبرانی (عن معاذ) ج: ۲۰، ص: ۸۸، مسند الشامیین، ج: ۲، ص: ۲۵۴، تفسیر ابن کثیر، ج: ۳، ص: ۲۳۶، السنۃ لابن ابی عاصم، ج: ۱، ص: ۲۴، کنز العمال، ج: ۳، ص: ۳۵۱، جامع المسانید والسنن لابن کثیر، ج: ۳، ص: ۴-۳۵۳، جامع الاحادیث الکبیر للسیوطی، ج: ۳، ص: ۱۲۱، شرح مشکل الآثار، ج: ۲، ص: ۳۲۴)۔

امام ابن کثیر نے اس روایت کی سند کو جید قرار دیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر، ج: ۳، ص: ۲۳۶ وہابیہ کے محدث ناصر الدین البانی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، رقم: ۳۲۰۱۔

وہابی مولوی ابوانس نے بھی اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور نومبر، ۲۰۰۹ء، ص: ۱۷۔
قارئین کرام اہل سنت و جماعت پر خاریجیوں کے لوگ شرک کے فتوے بات بات پر ملاحظہ فرمائیں اور حدیث کی روشنی میں فیصلہ خود ہی ہو جاتا ہے کہ شرک کا فتویٰ لگانے والے یہ لوگ خود مشرک ہیں۔

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک (ظاہری) میں ایک شخص تھا۔ جس کی عبادت گزاری اور مجاہدہ نے ہمیں حیرانگی میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ ایک روایت میں تو یہ بھی ہے کہ صحابہ کرامؓ اس کی فضیلت کو گرداننے لگے تھے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا نام اور صفات بیان کر کے اس کا تعارف کرایا ایک دفعہ ہم اس کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ شخص آگیا ہم نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا کہ وہ شخص یہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی تم خبریں دیتے تھے یقیناً اس شخص کے چہرے پر شیطانی رنگ ہے سو وہ شخص قریب آیا یہاں تک کہ ان کے پاس (صحابہ کرامؓ کے پاس) آکر کھڑا ہو گیا اور اس نے سلام بھی نہیں کیا تو حضور اکرم ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچی بات بتانا) کہ جب تو مجلس کے پاس کھڑا تھا۔ تو نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا تھا کہ ان لوگوں میں مجھ سے افضل یا مجھ سے زیادہ برگزیدہ شخص کوئی نہیں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم ہاں پھر وہ (مسجد میں) داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر وہ شخص مڑا، مسجد کے صحن میں آیا۔ نماز کی تیاری کی ٹانگیں سیدھی کیں اور نماز پڑھنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو کون قتل کرے گا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ اسے میں قتل کروں گا۔ سو وہ اس کے پاس گئے۔ تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا کہنے لگے۔ سبحان اللہ کہ میں نماز پڑھتے شخص کو (کیسے) قتل کر دوں۔ جبکہ حضور نبی کریم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ اسے (قتل کیے بغیر) باہر نکل گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے کیا کیا۔ عرض کیا کہ میں نے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا اس کو قتل کیا۔ آپ ﷺ نے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ اسے کون قتل کرے گا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا کہ میں کروں گا۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے کون قتل کرے گا۔ تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے عرض کیا کہ اسے میں قتل کروں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ہی اس کے (قتل) کے لیے ہو، اگر تم نے اسے پالیا راوی نے بیان کیا کہ وہ اس کے پاس گئے۔ تو دیکھا کہ وہ چلا گیا تھا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے کیا کیا۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے عرض کیا کہ میں نے تو دیکھا تو وہ چاچکا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ قتل کر دیا جاتا۔ تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی اختلاف کبھی نہ ہوتا۔ وہ ان (فتنوں) کا اول و آخر تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان کا پہلا سینگ ہے۔ جو میری امت میں ظاہر ہوگا۔ یہی روایت حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ، ج: ۱، ص: ۷۷، ج: ۴، ص: ۱۶۴، مصنف عبدالرزاق، ج: ۱۰، ص: ۱۵۵، حلیۃ الاولیاء، ج: ۳، ص: ۶۱، السنۃ للمروزی، ج: ۱، ص: ۲۱، الاحادیث المختارہ، ج: ۱، ص: ۶۹، مجمع الزوائد، ج: ۶، ص: ۲۲۶، مسند امام احمد، ج: ۳، ص: ۱۵، فتح الباری، ج: ۱۵، ص: ۳۲۸، مسند امام احمد، ج: ۴، ص: ۴۲۱، السنۃ لابن ابی عاصم، ج: ۲، ص: ۴۵۷، مسند الحارث، ج: ۲، ص: ۱۳۷، جامع العلوم والحکم، ج: ۱، ص: ۱۳۱، الخصائص الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۱۷۱، البامصر فی حکم النبی ﷺ بالباطن والظاهر للسیوطی، ص: ۴۳۳ تا ۵۵، الابریز، ص: ۲۷۷، حجتہ اللہ علی العالمین، ص: ۶-۵۵۵۔
المحلی بالآثار لابن حزم وہابی، ج: ۱۱، ص: ۱۰۴، عیال الاوطار للشوکانی وخارجی، ج: ۷، ص: ۱۷۶۔)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے۔ جو دنیا کو دین کے ذریعہ حاصل کریں گے۔ لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھالوں کا نرم لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی۔ ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ لوگ مجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں مجھ پر جرات کرتے ہیں مجھے اپنی قسم میں ان میں ایسے فتنے بھیجوں گا۔ جو ان میں بردبار لوگوں کو حیران کر دیں گے۔ (جامع ترمذی، ج: ۲، ص: ۶۶، مسند امام احمد، ج: ۲، ص: ۳۰۲، مستدرک للحاکم، ج: ۲، ص: ۱۵۹، السنۃ لابن ابی عاصم، ج: ۲، ص: ۴۵۶، سنن کبریٰ للبیہقی، ج: ۸، ص: ۱۸۷، مسند الحارث، ج: ۲، ص: ۱۴۷، السنۃ عبداللہ بن احمد، ج: ۲، ص: ۶۳۷، الفردوس، ج: ۶، ص: ۴۲۲، مجمع الزوائد، ج: ۶، ص: ۲۳۰، شعب الایمان للبیہقی، ج: ۵، ص: ۳۶۲، المعجم الاوسط للطبرانی، ج: ۸، ص: ۳۷۹، کتاب الزهد لابن مبارک، ج: ۱، ص: ۷۷، کتاب الزهد لابن ہناد، ج: ۲، ص: ۴۳۷، الترغیب والترہیب، ج: ۱، ص: ۳۲۔)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ جھوٹے فریبی پیدا ہوں گے۔ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے۔ جو نہ تم نے سنی اور نہ تمہارے باپ دادا نے ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو۔ پس وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح مسلم، ج: ۱، ص: ۱۰، مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۲۸، مشکل الآثار، ج: ۴، ص: ۲۰۴، شرح السنۃ، ج: ۱، ص: ۲۲۱، کنز العمال، ج: ۱۰، ص: ۸۵، صحیح ابن حبان، ج: ۹، ص: ۲۶۹۔)

۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف دل کے منافق اور زبان کے مولوی کا ہے۔

۸۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب آخری زمانے میں کچھ مولوی ملانے ہوں گے جیسے کیڑے جو یہ زمانہ پائے۔ ان سے پناہ مانگے۔

حلیۃ الاولیاء، ج: ۳، ص: ۴۱۔

۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی اُمت پر دجال کے علاوہ گمراہ کرنے والے اماموں کا بھی خوف ہے۔

مسند امام احمد، ج: ۵، ص: ۱۴۵

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان (خوارج) کو تمام مخلوق میں بدترین مخلوق جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ ان آیات قرآنیہ کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ صحیح بخاری، ج: ۲، ص: ۱۰۲۴، مجمع البحار الانوار، ج: ۲، ص: ۲۴۲۔

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں ادا کریں گے۔ لیکن ان میں مومن کوئی نہیں ہوگا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ج: ۶، ص: ۱۶۳، مستدرک للحاکم، ج: ۵، ص: ۳۵۶، مسند الفردوس، ج: ۵، ص: ۴۴۱، متصر الختصر، ج: ۲، ص: ۲۶۶، صفۃ المناقب للفریابی، ص: ۸۰۔

حضور اکرم ﷺ کو نجدیوں سے صحابہ کرام کے متعلق خطرہ:

جب اہل نجد کے لیے تبلیغ کے واسطے صحابہ کرامؓ کا وفد بھیجے جانے کی عرض کی گئی تو ارشاد فرمایا۔ انی اخشی علیہم اھل النجد مجھے نجدیوں سے ان صحابہ کرام کے متعلق خوف ہے۔

(مواہب اللدنیہ مع زرقانی، ج: ۲، ص: ۷۵، البدایہ والنہایہ، ج: ۴، ص: ۷۴، سیرت ابن ہشام، ج: ۲، ص: ۲۲۲)

شیطان کا دشمنی رسول کے لیے نجدیوں کا روپ اختیار کرنا:

اعلان نبوت سے قبل حجر اسود کو نصب کرنے کے موقع پر جب سرکارِ دو عالم ﷺ کو تمام لوگوں نے فیصل مان لیا تو شیطان ان کو برگشتہ کرنے کے لیے شیخ نجدی کے روپ میں آیا (روض الانف، ج: ۱، ص: ۲۲۸)۔

پھر حضور اکرم ﷺ کے قتل کے منصوبہ والے اجلاس کفار مکہ میں بھی شیطان شیخ نجدی کی شکل میں آیا۔ (سیرت ابن ہشام، ج: ۲، ص: ۲۲۲، تاریخ طبری، ج: ۲، ص: ۹۸، البدایہ والنہایہ، ج: ۳، ص: ۱۷۵، الوفا، ج: ۱، ص: ۲۲۱، مواہب مع زرقانی، ج: ۲، ص: ۳۲۱، مدارج النبوت، ج: ۲، ص: ۵۶، دلائل النبوت للبیہقی، ج: ۲، ص: ۲۰۲، مختصر سیرت رسول للنجدی، ص: ۱۸۵، اشامۃ العنبریہ، ص: ۲۰)۔